نمبر ۳۱ | مورخہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

۵ ستمبر ایک ہندو نوجوان نے اسلام قبول کیا۔

گذشتہ پرچہ میں اطلاع شائع کی گئی تھی۔ کہ مولوی عبدالغفور صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب بوتالوی ضلع لائل پور کے تبلیغی دورہ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ لیکن مولوی عبدالغفور صاحب کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے فی الحال یہ دورہ ملتوی ہو گیا۔

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اپنے حلقہ تبلیغ ضلع سیالکوٹ میں روانہ ہو گئے ہیں۔

کونسل اور اسمبلی کے احمدی ووٹروں کیلئے اعلان

آئندہ انتخابات کونسل۔ اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں جن امیدواروں سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پسندیدگی اور منظوری سے جماعت احمدیہ کی امداد کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ چونکہ انتخاب کا وقت بہت قریب ہے۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ تمام احمدی ووٹروں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا ووٹ اس فہرست کے مطابق دیں۔ اور باقی جماعت اور اپنے علاقہ کے ووٹروں کی امداد بھی اپنے اپنے علاقہ کے امیدواروں کو دیں۔ والسلام

خاکسار عبدالرحیم درد

پنجاب کونسل

۱۔ نواب احمد یار خاں صاحب دولتانہ۔ ۳۔ شیخ دین محمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور

۲۔ فیض محمد صاحب ڈیرہ غازیخان۔ ۴۔ چوہدری محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب لاہور

۵۔ ملک محمد دین صاحب لاہور ۸۔ جناب فضل علی صاحب گجرات

۶۔ سردار حبیب اللہ خاں صاحب لاہور۔ ۹۔ مولوی امام الدین صاحب ضلع ہوشیارپور

۷۔ جناب کلب علی صاحب جہلم۔

(ان اصحاب میں سر چوہدری شہاب الدین صاحب کا بھی نام تھا۔ مگر وہ بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ ایڈیٹر)

اسمبلی

۱۔ سلطان علی صاحب ذیلدار بوچہ کلاں۔ ۴۔ جناب محمد یوسف صاحب

۲۔ نواب طالب مہدی صاحب جہلم۔ چونے منڈی لاہور۔

۳۔ میاں محمد شاہ نواز صاحب لاہور۔ ۵۔ نواب محمد ابراہیم صاحب کنج پورہ

کونسل آف سٹیٹ

۱۔ خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب۔ ۲۔ خان بہادر سید مہر شاہ صاحب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا بلا مقابلہ انتخاب

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا اپنے سابقہ حلقہ کی طرف سے اس دفعہ بلا مقابلہ پنجاب کونسل کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ جناب چوہدری صاحب نے پنجاب کونسل میں جس قابلیت اور عمدگی سے خدمات سرانجام دیں اُن کا یہی تقاضا تھا۔ کہ آپ کے مقابلہ میں کوئی کھڑا نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اس پر جہاں ہم جناب چوہدری صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں۔ وہاں ان کے حلقہ کے ووٹروں کی بھی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے حق بحقدار رسید پر نہایت خوبی سے عمل کیا ؛

میرا ایڈریس معرفت بابو عبدالعزیز صاحب احمدی پنشنر نوشہرہ گئے ذیل تحصیل پسرور ہوگا۔ خاکسار غلام احمد مجاہد مولوی فاضل

سپاس تعزیت

عزیزم بشیر احمد کی وفات پر ازراہ ہمدردی بہت سے احباب کے خط آئے ہیں چونکہ تمام احباب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ میں ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امام الدین سیکھوانی

ہر احمدی سے چندۂ خاص وصول کرنے کا انتظام کیا جائے

اس وقت تک چندۂ خاص اور چندۂ جلسہ سالانہ کے متعلق احمدی جماعتوں کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ وُہ نہایت ہی خوش کُن اور احباب کے اخلاص اور ایثار کا قابل تعریف ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ جب تک تمام کی تمام جماعتیں توجہ نہ کریں۔ اور کم از کم اپنے ذمہ کا چندہ باقاعدہ ادا نہ کریں۔ اس وقت تک وُہ غرض پوری نہیں ہوسکتی جس کی وجہ سے چندہ خاص کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر ایک جماعت چندہ کی ادائیگی میں پوری کوشش اور سعی سے کام لے۔ اس کے لئے ایسے اصحاب کی بے حد توجہ اور امداد کی ضرورت ہے جو اپنے ضروری سے ضروری کاموں پر خدمت دین کو مقدم کر کے۔ اور ہر طرح کی محنت و مشقت برداشت کرتے ہوئے احباب سے چندہ وصول کریں۔ ہمارے خیال میں کوئی احمدی جس نے دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہو۔ اور اس عہد کی حقیقت سے آگاہ ہو۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ کہ اس کے سامنے سلسلہ کی ضروریات اور مالی مشکلات احسن طور پر پیش کر کے امداد کا مطالبہ کیا جائے۔ اور وُہ انکار کر دے۔ وُہ اپنے پیٹ پر پتھر باندھنا گوارا کرے گا۔ اپنی اہم سے اہم ضرورتوں کو نظر انداز کر دیگا اپنے بال بچوں کی تکالیف کی پرواہ نہ کرے گا۔ لیکن سلسلہ کی امداد کے متعلق اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے میں پیچھے نہ رہے گا۔ مگر ضرورت یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی کو اس طرف متوجہ کیا جائے۔ اور یہ کام ہر جگہ کے مستعد اصحاب ہی کر سکتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ چندہ کی وصولی کے اس پہلو پر خاص زور دیا جائے گا ؛

۵۔ برادرم محمد افضل صاحب خلف ڈاکٹر فضل الدین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ عرصہ پانچ ماہ سے تپ دق سے بیمار ہیں۔ ابھی تک بیماری کم نہیں ہُوئی۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے اپنے فضل اور رحم سے جلد کامل شفا بخشے۔ عبدالرحمٰن شاکر قادیان

۶۔ میری کمر پر پھوڑا تھا۔ ڈاکٹر نے اپریشن کیا ہے صحت کے لئے احباب خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ عاجز سید غلام حسین تاور منزل منٹگمری ؛

۷۔ عاجز ایک خاص کام پر امتحاناً لگایا گیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور محمد اوورسیر نہر دولن۔ ملتان ؛

۸۔ میرے عزیز دوست بشیر احمد صاحب احمدی عرصہ سے بیمار ہیں تمام احمدی بھائی ان کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیازمند محمد انور حسین راہوں

۹۔ خاکسار کا بچہ عزیز عبدالحمید اختر اور میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار غلام محمد اختر راولپنڈی ؛

۱۰۔ خاکسار کے بھائی مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری سخت علیل ہیں۔ نیز اہلیہ صاحبہ مکرمی مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری بھی سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ عبدالباقی عفی عنہ۔

۱۱۔ بندہ ایک سال سے علیل ہے۔ بچپن سے ہی سایہ پدری سے محرُوم ہوں۔ والدہ صاحبہ نے نہایت محنت و مشقت سے مجھے انٹرنس تک تعلیم دلائی۔ مگر میٹرک پاس کرتے ہی بیماری میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اپنے خاندان میں بندہ ہی احمدی ہے۔ جملہ احمدی احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالے میرے حال پر رحم کرے۔ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد عبداللہ امرتسری۔ حالوارد سرینگر کشمیر

اعلان نکاح

میری لڑکی محمودہ بیگم کا نکاح محمد نواز خاں ولد بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر سے بعوض دو ہزار مہر۔ اور صغرا بیگم بنت بابو محمد شفیع اوورسیر کا نکاح محمد رمضان ولد تاجدین سے بعوض دو سو روپیہ مہر ۹ر اگست کو پڑھا گیا۔ خاکسار گلاب الدین از سیالکوٹ

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد چوہدری خیر الدین صاحب بقضائے الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیازمند نصیر اللہ از کھیوہ ؛ جرہ

۲۔ ضلع مظفر نگر میں ایک احمدی مسمی پھول محمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ نیازمند احمد حسن حالوارد منٹگمری۔

۳۔ میاں مولابخش صاحب موصی ۲۸ر اگست ۱۹۳۰ء کو فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ سکرٹری دعایا انجمن احمدیہ ننگہ ؛

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب کو عرصہ دو ماہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ صحت دے۔ خاکسارہ سیدہ سعیدہ بیگم بنت سید ناصر شاہ صاحب قادیان۔

۲۔ میں درد گردہ میں مبتلا ہوں۔ جون ۱۹۳۰ء میں پہلی بار اس کا حملہ ہُوا تھا۔ احباب دعائے صحت کریں۔ اور اگر کسی دوست کو کوئی ایسا علاج معلوم ہو۔ جس سے پتھری پیدا نہ ہو۔ تو مطلع فرمائیں یورٹیر میں تکلیف ہوتی ہے۔ خاکسار محمد شفیع وٹرنری اسسٹنٹ جڑانوالہ

۳۔ میری اہلیہ کو ۹ر اگست سے تپ کا دوبارہ دورہ شروع ہوگیا ہے۔ اور اس دورہ میں نمونیا بھی ہوگیا تھا۔ اب گو آرام ہے تاہم احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

۴۔ میرے چند ایک عزیز بیمار ہیں احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک صلاح الدین قادیان ؛

۴۔ مجھے مالی مشکلات ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے۔ محمد صدیق احمدی۔ جلال پور جٹاں ؛

کارکنانِ جماعت احمدیہ سامانہ

۱۔ جنرل سکرٹری و سکرٹری تبلیغ۔ امور عامہ۔ امور خارجیہ وغیرہ بہشتی مولوی فضل الرحمٰن صاحب۔ ۲۔ اسسٹنٹ سکرٹری منشی حبیب الرحمٰن صاحب۔ ۳۔ فنانشل سکرٹری مولوی عبدالرشید صاحب ۴۔ سکرٹری تعلیم و تربیت و سکرٹری ضیافت مستری غلام حسین صاحب۔ ۵۔ امین مستری اللہ دیا صاحب ؛

(خاکسار غلام قادر سامانہ)

انجمن ہائے ضلع ملتان سے درخواست

سیکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی خدمت میں ایک چٹھی بھیجی گئی تھی۔ کہ انجمن احمدیہ ملتان کو ضلع ہذا کی مرکزی انجمن بنانے کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں۔ مگر تاحال چند ایک کے جوابات موصول ہُوئے ہیں۔ سب احباب جلد از جلد جواب سے مشکور فرمائیں۔ خاکسار محمد اقبال احمدی نائب سکرٹری۔ انجمن احمدیہ ملتان

تبلیغی دورہ کے متعلق اعلان

۹ر ستمبر سے میں پھر اپنے حلقہ میں سے تحصیل پسرور کا دورہ شروع کرونگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ ازاں بعد سیالکوٹ و ڈسکہ کی تحصیلوں کا۔ متعلقہ جماعتیں اور احباب مطلع رہیں۔ ایک ماہ تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقایق القرآن

(فرمودہ)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

سُورۃُ الفِیلِ

(بقیہ رکوع)

ہمیشہ گوشت کھانے والے جانوروں اور پرندوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ وہ بوٹی یا کوئی اور چیز لیکر اُسے نوچتے اور زمین کے ساتھ مارتے جاتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے بھی مُردوں کو نوچ نوچ کر کھا لیا۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ

پھر انہیں کھائے ہوئے عصف کی طرح کر دیا۔ عصف کے معنے ان پتوں کے ہیں۔ جو درختوں سے جھڑ جائیں۔ اور عصف التّبن۔ حطامہٗ۔ توڑی کے چُورے کو بھی عصف کہتے ہیں۔ گویا اُن پرندوں نے انہیں ایسا کر دیا۔ جیسے کھایا ہؤا چورہ جانوروں کے مُنہ سے گرتا ہے۔

یہ واقعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ مگر اس زمانہ میں پھر اس کا ظہور ہو رہا ہے۔ آج دنیا کی ساری قوتیں صلیب کو قائم کر کے کعبۃ اللہ کو مٹانا چاہتی ہیں۔

عیسائیت دنیا میں پھیل چکی ہے۔ صرف مُلکی فتوحات اور مالی ترقیات کے لحاظ سے ہی نہیں۔ بلکہ ذہنی کیفیات کے لحاظ سے بھی ترقی کر چکی ہے۔ لاکھوں مسلمان ایسے ہیں۔ جو یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ مگر درحقیقت باطن میں مسیحی ہیں۔ مسیحیت کا فلسفہ۔ مسیحیت کے اصول۔ اور مسیحیت کا تمدّن ان کے دماغوں میں گھُس گیا ہے۔ اور وہ بے طرح اسلام سے بیزار ہیں۔ اسلامی عقائد اور فرائض پر اعتراض کرتے ہیں۔ بیرونی اعداد الگ ہیں۔ اور اندرونی دشمن الگ۔ سب کے سب اِس کوشش میں ہیں۔ کہ اسلام کا کعبہ پھر منہدم کر دیا جائے۔ اللہ ہی ہے۔ جو حفاظت کرے اور دشمن کو عصفِ ماکول کی طرح کر دے۔

سُورۃُ القُریش

(۱۱ اگست ۱۹۳۰ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَیں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہاء کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ

اِس آیت کے متعلق مُفسّرین میں اس بات پر اختلاف پیدا ہؤا ہے۔ کہ لِاِیلٰف سے کیا مراد ہے۔ اور اس لام کا تعلق کس کے ساتھ ہے۔ بعضوں نے کہا ہے۔ درحقیقت یہ مقدم ہو گیا ہے۔ اصل عبارت یوں ہے ہمنی رحلۃ الشتاء والصیف مقدر کی ہے۔ لِاِیلٰفِ قریش۔ قریش کے ایلاف کے لئے۔ مگر بعضوں نے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ اسکا تعلق پچھلی سورۃ کے ساتھ ہے۔ مطلب یہ کہ فجعلھم کعصفٍ مأکول لِاِیلٰفِ قریش۔ ہم نے ان کو عصفِ ماکول کے طور پر کر دیا۔ تا قریش میں موانست پیدا ہو۔ رِحلۃ الشتاء والصیف کی۔ اور وہ اِدھر اُدھر جائیں۔ اور دنیا کے حالات دیکھیں۔

میرے نزدیک پچھلی سورت سے جوڑنا تو بالکل بے معنی سا ہے۔ اِس لئے کہ جب لام سے کوئی چیز جوڑی جاتی ہے تو اس کا پہلی چیز سے شدید تعلق ہوتا ہے۔ اُس تعلق کے درمیان بسم اللہ کا آنا بالکل معقول معلوم نہیں ہوتا لام کے معنے اس جگہ خاطر یا لئے کے ہی ہونگے۔ اور کبھی کبھی کسی زبان میں لئے کے درمیان دوسرا فقرہ نہیں لا سکتے۔ مثلاً یُوں تو کہتے ہیں۔ کہ مَیں نے فلاں شخص کا حال معلوم کرنے .... کے لئے .... خط بھیجا ہے۔ مگر کوئی معقول آدمی اِس طرح نہیں کہہ سکتا۔ کہ مَیں نے فلاں شخص کا حال معلوم کرنے .... کے لئے .... اللہ تعالےٰ فضل کرے۔ اور اپنا رحم نازل کرے۔ خط بھیجا ہے۔ یہ نہایت ہی غیر معقول سا فقرہ دکھائی دیگا۔ پس یہ معنے تو ہرگز چسپاں نہیں ہوتے۔ دوسرے معنے جو بیان کئے گئے ہیں۔ وہ زیادہ قرینِ قیاس ہیں۔ مگر میرے نزدیک ایک اور بھی صورت ہے۔ جس سے معنے بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ لام جس طرح قسم کے لئے آتا ہے۔ اِسی طرح تعجب کے لئے بھی آتا ہے۔ مثلاً کہہ دیا کرتے ہیں۔ انظروا لکذا تعجب اور حیرت کے اظہار کے لئے اس کا توجہ دلانے والا فقرہ حذف کر دیتے ہیں۔ تو علاوہ اُن معنوں کے یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ لِاِیلٰف قریش اِلٰفھم رحلۃ الشتاءِ والصیف۔ تعجب کرو۔ قریش کے محبت کرنے پر۔ اَلاِلف جو ہوتا ہے۔ اس کے معنے محبت دلانے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور محبت کرنے کے بھی ہوتے ہیں۔ تو ایلٰف قریش کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ قریش کے دلوں میں محبت پیدا کرنے کے لئے اور یہ بھی کہ قریش کے محبت کرنے پر۔ یعنی اس میں اضافت جو ہے، فاعلی ہے۔ قریش فاعل ہیں ایلٰف کے۔

محبت کرنے کے معنوں کے لحاظ سے اِس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ تعجب کرو قریش پر۔ قریش کے محبت کرنے پر۔ اِلٰفھم۔ ہاں پھر تعجب کرو۔ انکے محبت کرنے پر۔ کس چیز سے وہ محبت کرتے ہیں۔ رحلۃ الشتآءِ والصیف۔ اس سے کہ سردیوں اور گرمیوں میں سفروں کے لئے نکل جاتے ہیں۔

میرے نزدیک آج بھی اِن معنوں کا سمجھنا بالکل آسان ہے قادیان تو محفوظ ہے۔ اِدھر اس قسم کے لوگ نہیں آتے۔ مگر باہر شہروں میں جاؤ۔ اور دیکھو۔ وہاں سرائوں میں کافی حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے عربوں کا دکھائی دیگا۔ جن میں زیادہ تر حجازی ہوں گے۔ ان کی غرض محض مانگنا اور سوال کرنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس جگہ ان کی اس حالت پر حیرت اور تعجب کا اظہار فرماتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اہل مکہ کی جس طرح ہمیشہ اعانت فرمائی۔ جس طرح مصائب اور مشکلات کو اُن سے دُور کیا۔ جس طرح اُنکے دشمنوں کو تباہ کیا۔ اور جس طرح دور دراز سے ان کے لئے رزق کھینچکر لایا۔ اُسے دیکھتے ہوئے کیا تعجب نہیں آتا۔ ان سفروں پر جن میں یہ محض مانگنے کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ان نادانوں کو خیال نہیں آتا۔ خدا نے اس مقام پر اُنہیں اس لئے جمع کیا تھا۔ کہ تا وہ اس کا ذکر بلند کریں۔ اور خود خدا نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اُن کے لئے رزق کھینچ کر لائیگا۔ جس وقت مکہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اُسی وقت اس نے یہ وعدہ فرمایا۔ کہ وہ اُن کے لئے آسمان سے رزق اُتارے گا۔ غیب سے ان کے لئے سامان پیدا فرمائیگا۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ اُس خدائی رزق پر یقین اور توکل کرتے سردیوں اور گرمیوں میں سفروں پر نکلے۔ محض مانگنے اور سوال کرنے کے لئے یہ تمام ملکوں میں پھیل گئے۔ پُرانے زمانوں میں عرب کے مختلف قبائل میں قریش پھیل جاتے۔ وہ ان کی خاطریں کرتے۔ اور انہیں کھلاتے پلاتے حالانکہ اگر اللہ پر توکل کرتے۔ تو یہ انکے لئے زیادہ بہتر ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ آپؑ فرماتے۔ ایک بزرگ تھے۔ وہ لوگوں سے علیحدہ ہوکر گوشۂ تنہائی میں عبادت کے لئے بیٹھ گئے۔ اور مدتوں بیٹھے رہے۔ کھانے کے لئے خدا تعالےٰ کوئی نہ کوئی سامان پیدا فرما دیتا۔ کبھی کسی کو الہام کر دیتا۔ کہ جاؤ۔ اور اُسے کھانا پہنچا آؤ۔ کبھی کوئی مسافر مہمان آجاتا۔ تو وہ اپنے کھانے میں سے کچھ دے جاتا۔ کبھی اُس شہر والوں کو ہی خیال آجاتا۔ اور وہ کھانا پہنچا دیتے۔ اسی طرح ان کے لئے آسمان سے رزق نازل ہوتا رہا۔ ایک دفعہ خدا تعالےٰ نے ان کا امتحان لیا۔ کئی دن گذر گئے۔ مگر کسی نے انکی خبر نہ لی۔ چند روز فاقوں میں گذرے۔ تو انہیں خیال آیا۔ چلو۔ گاؤں میں اپنے کسی دوست کے گھر سے کھانا کھاؤں۔ وہ آئے۔ اور انہوں نے کھانا کھایا۔ اور چلتی دفعہ تین روٹیاں بھی ساتھ لے لیں۔ جب وہ واپس جا رہے تھے۔ تو گھر والے کا کتا اُن کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ اللہ تعالےٰ کے امتحان ہوتے ہیں۔ انہیں خیال آیا۔ اس کتے کا زیادہ حق ہے۔ اور یہ روٹی کے لئے میرے پیچھے آرہا ہے۔ چلو ایک روٹی اسے ڈال دوں۔ اُنہوں نے روٹی ڈالدی۔ مگر کُتا اُسے چھوڑ کر پھر اُن کے پیچھے چل پڑا۔ انہیں پھر خیال پیدا ہُوا۔ کہ ان روٹیوں پر اس کا مجھ سے زیادہ حق ہے۔ اِس لئے ایک روٹی اور بھی ڈال دینی چاہیئے۔ اس خیال پر انہوں نے دوسری بھی ڈال دی۔ مگر کتا پھر بھی پیچھے چل پڑا۔ اِس پر جیسے انسان غصے میں آکر بے زبان چیز سے بھی بولنے لگ جاتا ہے۔ وہ جھنجلا کر بولے۔ یہ کتا کتنا بے حیا ہے۔ دو روٹیاں ڈالیں۔ اور پھر بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ معاً انہیں کشف ہُوا۔ جس میں وہی کتا نظر آیا۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ ان سے بات کر رہا ہے۔ اس نے کہا۔ بے حیا میں ہوں۔ یا تم۔ مجھے کئی فاقے آئے۔ تکلیفیں سہیں۔ ٹھوکریں کھائیں۔ مگر میں اپنے مالک کے دروازہ سے نہیں ہلا۔ مگر ایک تم ہو۔ کہ سب سے بڑی درگاہ پر پڑے ہوئے تھے۔ اور دو تین روز کے فاقوں کی وجہ سے اسے چھوڑ کر شہر میں آگئے۔

تبلاؤ۔ مَیں بے حیا ہوں یا تم۔

تو مکے والوں کو ایک عظیم الشان مقام حاصل تھا۔ انہیں توکل کا مقام عطاء کیا گیا تھا۔ لیکن سب سے زیادہ سوال مکے والے ہی کرتے ہیں۔ مجھے حد سے زیادہ غصہ کسی مکہ کے مانگنے والے کو دیکھ کر آتا ہے۔ خدا نے اُن سے وعدہ کیا۔ کہ میں تمہیں رزق پہنچاؤں گا۔ مگر انہوں نے اس کی حرمت کا خیال نہ کیا۔ ہر ملک میں جاتے ہیں۔ چندے کر مانگتے ہوئے امریکہ تک چلے جاتے ہیں۔ عرب کے ہی مطوفوں کو دیکھیں تو وہ حاجیوں کو سوال کر کے تنگ کر دیتے۔ اور جھوٹ بول بول کر ان سے روپیہ وصول کرتے ہیں۔ حج کے ایام میں وہ ہر شخص سے پوچھتے پھرتے ہیں۔ کسی کا حج کرانا ہو۔ تو کرا لو۔ صبح سے لے کر شام تک ان کی رحلت ہی لگی رہتی ہے۔ یہاں تو رحلۃ الشتآءِ والصیف کہا گیا ہے مگر ان کی رحلت رحلۃ الصباءِ والمساءِ ہوتی ہے۔ پوچھتے پھرتے ہیں۔ کسی نے ماں باپ کا حج کرانا ہو۔ تو کرا لو۔ کسی نے کہدیا۔ تو اس سے حج کی اُجرت کے لئے پندرہ بیس روپے لئے اور معاً وہاں سے نکلتے ہی دوسرے کے پاس پہنچے اور وہاں بھی یہی کہا۔ کہ حج کرانا ہو۔ تو کرا لو۔ اور اس طرح ان سے بھی رقم وصول کر لی۔ ایک ایک آدمی بعض دفعہ سو سو حاجیوں سے مانگ کر اور محض جھوٹ بول کر روپیہ جمع کر لیتا ہے۔ اور مَیں نے تو دو دو روپے کا بھی حج ہوتے دیکھا ہے غرض ان کا یہ طریق ہے۔ کہ پھرتے ہیں۔ اور مانگتے ہوئے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِھِمْ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ۔ تعجب کرو۔ ہاں پھر تعجب کرو۔ اُن کی اس رحلت پر۔ کیسی حیرت کی بات ہے۔ انہیں خدا کے وعدوں پر یقین نہ آیا۔ اور مانگنے کے لئے گھروں سے نکل پڑے

فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ ۙ

انہیں چاہیئے تھا جس طرح انہوں نے خدا تعالےٰ کی نصرتوں کو دیکھا۔ اس کی تائید اور امداد کا مشاہدہ کیا۔ اسے دیکھتے ہوئے اپنے توکل کو ضائع نہ کرتے۔ ان کے لئے مناسب تھا کہ اُس پر توکل کرتے بھلا کونسی وہ طاقت تھی۔ جس نے ابرھہ کے لشکر کو برباد کیا۔ وُہ ربّ ھٰذا البیت۔ اِسی بیت اللہ کا مالک تھا جس نے حفاظت فرمائی۔ پس یہ بھی اگر اسی بیت اللہ کے ربّ پر توکل کرتے۔ اس کا نام لیتے اور اس کی شان کو بلند کرنے میں لگے رہتے۔ تو کیا یہ ہوسکتا تھا۔ کہ وہ خدا اپنے وعدوں کو پورا نہ کرتا۔ اور آسمان سے اِنکے لئے رزق نہ اُتارتا۔ ضرور تھا۔ کہ وہ اُتارتا۔ کیونکہ وہ وعدوں کا سچا خدا ہے۔ مثال کے طور پر بتا دیا۔

اَلَّذِیْٓ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۔

اِس جگہ مِن بمعنے علےٰ ہے۔

فرمایا۔ وہ خدا جو پہلے بھوک کے موقعوں پر انہیں کھلاتا رہا۔ اور خوف کے موقعوں پر انہیں امن دیتا رہا۔ کیا وہ اب اگر یہ اس پر توکل کرتے۔ تو انہیں ضائع کر دیتا۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔

قادیان کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ کہ خدا اِس جگہ کے رہنے والوں کے لئے اپنے پاس سے رزق کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ چنانچہ وہ آیات جو مکہ کے متعلق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی الہام ہوئیں۔ اور متواتر الہام ہوئیں۔ پس یہاں کے رہنے والوں کے لئے بھی اللہ تعالےٰ کے خاص وعدے ہیں۔ اِس لئے یہاں کے لوگوں کو بھی خاص طور پر ڈرنا چاہیئے۔ اور ناجائز ذرائع سے آمدنی بڑھ جانے کا خیال دل میں نہیں لانا چاہیئے۔ جھوٹ ہمیشہ ہی بُرا ہے۔ مگر جس کی نجات کے لئے خدا کا وعدہ ہو۔ اس کا جھوٹ بولنا تو بہت ہی مذموم فعل ہے۔ اسیطرح مانگنا ہمیشہ ہی بُرا ہوتا ہے۔ مگر وہ جن کا خدا ذمہ وار ہو۔ انکا سوال کرنا نہایت ہی بُرا ہوگا۔ پس قادیان کے متعلق بھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے یہی وعدے ہیں۔ اِسلئے اس سورۃ سے یہاں کے لوگوں کو بھی بہت کچھ سبق حاصل کرنا چاہیئے ؛

22
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۳۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

قوموں کا موعود آچکا

مُبارک وُہ جو اُسے قبول کرے

اقوامِ عالم ایک ایسے موعود اور مزکی و مصلح کی منتظر تھیں جو الہٰی نوشتوں کے مطابق اس وقت رونما ہوتا۔ جبکہ اس کی آمد کی تمام علامات پُوری ہو چکی تھیں۔ اور اپنے مسیحی نفس کی برکت سے راہ راست سے گم گشتہ لوگوں کو نیکی و پاکیزگی کا راستہ دکھاتا لوگوں نے انتظار کیا۔ اور بہت انتظار کیا۔ اُنہوں نے آسمان کی طرف سے اس امید سے دیکھا۔ کہ شاید ان کا محبوب و مطلوب ملائکۃ اللہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بصد عزوشان نزول فرما ہو مگر اُن کی اُمیدیں مایوسی سے تبدیل ہو گئیں۔ ان کے مضطر دل رنج و غم سے ہمکنار ہو گئے۔ جب آسمان سے کوئی نہ اُترا۔ اور کون آسمان سے آتا۔ جبکہ آسمان پر کوئی گیا ہی نہیں۔ شیعہ امام غائب کا انتظار کر رہے ہیں۔ سُنّی مہدیٔ موعود کو پکار رہے ہیں۔ مسیحی المسیح اور خداوند کہکر اپنی آوازیں بلند کر رہے ہیں۔ زرتشتی اپنے موسیو در بہمی کو پکار رہے ہیں۔ اور ہندو "کرشن جی" کی دوبارہ آمد کے منتظر بیٹھے ہیں۔ غرض ہر قوم اور ہر مذہب اپنی اپنی مقدس الہامی کتابوں کی خبروں کے مطابق آنکھیں اُٹھا اُٹھا کر اور گردنیں اونچی کر کر کے آسمانی "نجات دہندہ" کو دیکھ رہا ہے۔ مگر اُن کی اُمیدوں اور آرزوؤں کے مطابق کوئی آنے والا نہیں آتا۔

ایک وقت مسلمانوں نے کہا۔ ہمارا مہدیٔ موعود چودھویں صدی کے ابتدا میں نازل ہوگا۔ چودھویں صدی آئی۔ اور گذرنی شروع ہوئی۔ مگر اُن کا مہدی اُنہیں کہیں نظر نہ آیا۔ اس پر اُنہوں نے اپنے دل کو یہ کہکر ڈھارس دینی شروع کی۔ کہ سنہ ۱۳۴۰ھ میں ضرور مہدیٔ موعود نازل ہوگا۔ اُس وقت کئی اخبارات نے بقلم جلی اعلان کیا۔ کہ اب عنقریب دُنیائے اسلام میں تغیر عظیم پیدا ہونے والا ہے۔

کشمیری میگزین لاہور نے "سنہ ۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ اُمیدیں" کے عنوان سے اپنے ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں لکھا:-

"مسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیشگوئیوں کے لئے مشہور ہیں سنہ ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ گو ہمیں بروئے اسلام اور مطابقِ شریعت کسی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم یہ دیکھ کر کہ اس سے پہلے جو پیشگوئیاں ہو چکی ہیں۔ وُہ سب پُوری اتری ہیں۔ بلا لحاظ یقین کرنا ہی پڑتا ہے حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مشہور قصیدہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر اب تک محفوظ ہے۔ اُن کے فرمان کے مطابق سنہ ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے۔ اور امید ہے۔ کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان ہر جگہ فتحیاب اور کامیاب رہیں گے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے۔ کہ مہدی علیہ السّلام اسی سال میں پیدا ہونگے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے۔ کہ اسی سال تُرک اپنے حریفوں پر غالب آئیں گے۔ اور مسلمانوں کی سلطنت وسیع ہونی شروع ہو جائے گی۔ مسلمان صدیوں سے ابتر اور ذلیل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اب اگر خُدا اُن پر فضل و کرم کرے۔ تو اس کے رحم و لُطف سے کچھ بعید نہیں۔"

اخبار "مدینہ" (یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء) نے بھی بعنوان "ظہورِ امام مہدی علیہ السّلام سنہ ۱۳۴۰ھ میں" شاہ نعمت اللہ صاحب ولی کے قصیدہ کے متعلق لکھا:-

"غلط شعر جو آج کل زبان زدِ خلائق ہے۔ یہ ہے:-

خاموش باش نعمت اسرارِ حق مکن فاش
در سال کنت کنزاً باشد چنیں بیانہ

لیکن مجھے تحقیقات اور نہایت معتبر ذریعہ سے پتہ چلا ہے۔ کہ اصل شعر یُوں ہے:-

خاموش باش نعمت اسرارِ حق مکن فاش
در سال کنت کنزً باشد چنیں بیانہ

الفاظ "کنت کنزً" میں وقت ظہورِ مہدی بتایا گیا ہے۔ جس کے سنہ ۱۳۴۰ھ کے عدد ہوتے ہیں۔ حالتِ موجودہ میں بھی اس بات کی نہایت سختی سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ امدادِ غیبی کا بہت جلد ظہور ہو۔"

مسلمانوں کے ایک اور اخبار نے "ظہورِ امام الزمان" کے عنوان سے لکھا:-

"ظہورِ امام الزمان علیہ السّلام بھی اسی قیامت کے آثارِ قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے۔ جو عنقریب اور غالباً اسی سال پُورا ہونے والا ہے۔" (آگرہ اخبار ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء)

الغرض تمام مسلمانانِ عالم اس انتظار میں تھے۔ کہ سنہ ۱۳۴۰ھ میں ضرور اُن کا مہدیٔ موعود دنیا میں آئے گا۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا۔ نہ کوئی آسمان سے اُترا۔ اور نہ اُس سال کسی نے اہلِ زمین میں سے دعوئے مہدویت کیا۔ اُن کی امیدیں مبدل بیاس ہو گئیں اُن کا آخری اندازہ بھی غلط ثابت ہوا۔ اور اُن کی ظہورِ امام مہدی کے لئے دعائیں بھی اکارت گئیں۔ اور اس وقت تک جبکہ چودھویں صدی نصف ختم ہونے والی ہے۔ اس مقدس ہستی کا جس کے مسلمان اور دُوسرے لوگ منتظر بیٹھے ہیں۔ کہیں پتہ نہیں ملتا۔

اس صُورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا نعوذ باللہ الہامی کتابوں کی پیشگوئیاں غلط ٹھیریں؟ کیا مسلمانوں کو ایک ایسی امید دلائی گئی۔ جس میں سچائی کا کوئی شائبہ نہ تھا۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ سچا ہے۔ اور اُس کے وعدے بھی سچے ہیں کوتاہی اِنسانوں کے فہم کی۔ اور نقص انسانی عقل کا ہوتا ہے آنے والا آیا۔ عین وقت پر آیا۔ اور نشانات کے ساتھ آیا۔ مگر افسوس ان لوگوں پر۔ جنہوں نے اُسے قبُول نہ کیا۔ وُہ **مرزا غلام احمد قادیانی** تھے۔ جنہوں نے ایک طرف تو آنے والے موعُود کا دعوٰے کیا۔ اور دُوسری طرف کسی اور کی آمد کا انتظار کرنے والوں کو بتا دیا۔

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمرِ دُنیا سے بھی اب تو آگیا ہفتم ہزار

فی الحقیقت آسمان سے کوئی نہ اُترا۔ اور نہ کبھی اُترے گا۔ مگر مسلمان اب بھی انتظار کی گھڑیاں گِن رہے ہیں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنے اپنے رنگ میں موعُود کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ آریوں کا اخبار "تیج" (۱۸ اگست) "بھگوان کرشن کی موجُودہ نازک وقت میں ضرورت" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"جب کبھی دنیا میں اخلاق زوال پر ہوتا ہے۔ سوسائٹی کی حالت گرتی ہُوئی معلوم ہوتی ہے۔ آدمی میں اچھے بُرے کی تمیز جاتی رہتی ہے۔ نظامِ عالم معرضِ خطر میں دکھائی دیتا ہے۔ لوگ مذہب میں اچھائی کو محسُوس نہیں کرتے۔ اور بُرائی کی طرف توجہ مائل ہوتی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں کہا جائے۔ دھرم اور ادھرم میں تشخیص نہیں رہتی۔ جب رعایا حکومت کو ماں باپ سمجھنا بند کر دیتی ہے۔ اور حکومت رعایا کو اولاد نہیں سمجھتی۔ جب ظلم نہ صرف شروع ہو جاتا ہے۔ بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں طور پر ظہور میں آنے لگتا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو دُنیا میں کوئی ایسی بڑی شخصیت نازل ہوتی ہے۔ جو سِفل نظام کو خطرے سے بچاتی ہے۔ اور ناپاک ہستیوں کو برباد کر کے دنیا میں ایسے اصول کا اجراء کرتی ہے۔ جس کی پابندی سے ادھرم قطعاً نابود ہو جاتا ہے۔ اور لوگ دھرم کی پابندی کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ متھرا میں جب ظلموں کی انتہا ہو گئی۔ اور حکومتِ وقت قطعاً مفلوج ہو گئی۔ اور کنس کے ظلم سے رعایا بیزار تھی جب برج کے خطوں میں شرم و حیا دُور ہو گئی۔ اور ناپاکیزگی کیرکٹر کا جزو اعظم بن گئی۔ اور ایسا وقت آنے والا تھا۔ کہ سوسائیٹی اور جلسوں میں برہنہ عورتوں کو لانا۔ یا اُن کی عصمت پر حملہ کرنا قابل اعتراض نہ تھا۔ جب کنس، ششوپال کیچک جیسے لوگ پیدا ہو گئے۔ اور حق تلفی ایک عام بات ہو گئی۔ اور غاصبانہ طور پر مکاری و دھوکہ بازی سے سخت چھینے جانے لگے۔ تو بھگوان کرشن کو جنم لینا پڑا۔ اور جنم لے کر نہ اُن کو دُنیا میں صرف اصلاح کرنی پڑی۔ اور بے غرضی کی ایک اعلیٰ مثال دکھانی پڑی۔ بلکہ خود وعدہ بھی کیا۔ کہ آئندہ جب کبھی دھرم میں زوال ہو گا۔ میں خود آؤنگا۔ اور جنم لے کر سنسار کو ناپاکیزگی سے مبرّا کروں گا"

اگر اس اعتبار سے دیکھا جائے۔ تو شری اوتار بھگوان کرشن کے جنم کی مہابھارت کے زمانہ سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ دنیا سے شرم اٹھتی جاتی ہے۔ یورپین ممالک تو ایک طرف مشرقی خطوں میں بھی حیا بالائے طاق رکھ دی گئی ہے۔ ناچ گھروں اور تھیٹروں کے نظارے نے پیچھے کو نگاہ کر دیئے ہیں۔ گذشتہ ایک ہزار برس سے جو ہندوستان میں آفتیں نازل ہوئی ہیں۔ ان کی مثال دُنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ ۔۔ اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے۔ تو اُن کے اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔ اس لئے بھگوان کرشن آؤ۔ جنم لو۔ دُنیا سے ناپاکی کو دُور کرو۔ دھرم پھیلاؤ۔ ستی کو اس کے استحقاق دو۔ اور غضب کنندوں کو دُنیا سے پاک کرو"

یہ اقتباس محتاج تشریح نہیں۔ کتنے درد اور جوش کے ساتھ بھگوان کرشن کو پکارا جا رہا ہے۔ کس وضاحت کے ساتھ موجودہ زمانہ میں ان کی آمد کی ضرورت ثابت کی گئی ہے۔ اور خاص کر ہندوستان میں اُن کے ظہور کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ مگر یاد رہے۔ سوائے اس موعود کے جسے خدا تعالیٰ نے ہندوستان کی حالت زار کو دیکھ کر ہندوستان کی بستی قادیان میں عین ضرورت اور موقعہ پر مبعوث کیا۔ جسے مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن قرار دیا۔ اب قیامت تک کوئی ایسی ہستی نہ ہو گی۔ جس کے ایک طرف مسلمان۔ دوسری طرف عیسائی اور تیسری طرف ہندو منتظر بیٹھے ہیں۔

پس ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ کو قبول کریں۔ اور اس کے ذریعہ اپنی روحانی بیماریاں کا علاج ڈھونڈیں۔ ورنہ جو اس سے محروم رہے گا۔ وُہ مرتے دم تک محروم رہے گا۔ اور کوئی اس کی ان خواہشات کو پُورا کرنے والا موعود نہیں آئے گا۔ جو قطعاً خدا تعالیٰ کے قانون اور اُس کی سنت کے خلاف ہیں۔

شہری اور دیہاتی جھگڑا

ہمیں اس بات سے بے حد رنج اور افسوس ہوا۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ پنجاب کے ہندو پنجاب کونسل کے لئے اپنے نمائندے پورے اتفاق اور اتحاد کے ساتھ منتخب کر رہے۔ اور ایسے لوگ جنہوں نے ہندو نقطہ نگاہ سے اپنی قوم کی بہترین خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں بلا مقابلہ ممبر قرار دے رہے ہیں۔ معزز معاصر "انقلاب" اور "دور جدید" شہری اور دیہاتی مسلمانوں کی بحث میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی عیب شماری اور نکتہ چینی میں مصروف ہیں۔ چونکہ یہ بحث حد سے بڑھتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ اور اس کا نتیجہ کسی صورت میں بھی مسلمانان پنجاب کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم دونوں معاصرین سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ موجودہ حالات کی نزاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسے بند کر دیں۔ اور متفقہ طور پر اس بات کی کوشش کریں۔ کہ پنجاب کونسل میں مسلمانوں کے قابل نمائندے جائیں۔ اور وُہ شہری اور دیہاتی الجھنوں میں پڑنے کے بغیر ایسی پارٹی بنائیں۔ جو مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کی پُوری پُوری حفاظت کر سکے۔ پہلے جو کچھ ہو چکا۔ وہ ہو چکا اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اسے آئندہ کے لئے جھگڑے کی بنیاد قرار دے کر عیب شماری اور طعن و تشنیع میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ پس ہم دونوں معاصرین سے مخلصانہ درخواست کرتے ہیں کہ وُہ اس ناگوار جھگڑے کو طول نہ دیں۔ بلکہ قطعاً بند کر دیں۔ اور مُسلمانوں کے مفاد کی آئندہ حفاظت کے لئے جو کچھ کر سکتے ہوں کریں۔

صُلح کی گفتگو ختم

سیاسی لیڈروں کو گورنمنٹ کے ساتھ صلح کرنے پر مائل کرنے کے لئے سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر جو کوشش کر رہے تھے۔ اس کے متعلق اعلان ہو گیا ہے۔ کہ ناکامی پر ختم ہو چکی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کانگریسی لیڈر قانون نمک کی منسوخی۔ متشدد تعزیری قوانین کی واپسی سیاسی قیدیوں کی نہ صرف رہائی بلکہ ان کو معاوضہ ادا کرنے اور حکومت کی طرف سے یہ یقین دلانے کے مطالبہ پر کہ حکومت گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین کے مطالبات کی تائید و حمایت کرے گی۔ ڈٹے ہوئے تھے۔

اگر فی الواقعہ کانگریسی لیڈروں کے یہی مطالبات ہیں۔ تو معلوم نہیں سر تیج بہادر اور مسٹر جیکار کس امید پر اتنا عرصہ گفتگوئے صلح میں مصروف رہے۔ اور کیوں اُنہوں نے یہ مطالبات سنتے ہی یہ نہ سمجھ لیا۔ کہ یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔ ممکن ہے۔ ان کا خیال ہو۔ کہ وُہ کانگریسی لیڈروں کو اپنے مطالبات جائز حدود کے اندر لے آنے پر آمادہ کر سکیں گے۔ لیکن اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کی ساری تگ و دو اکارت گئی۔ اور کوئی عجب نہیں۔ ان لیڈروں کے پاس جیلخانوں میں جانے۔ ان کی ملاقاتوں کے لئے خاص انتظام کرانے سپیشل گاڑیوں میں انہیں سفر کرانے کا بھی اس میں بہت کچھ دخل ہو۔ اور انہوں نے سمجھ لیا ہو۔ اپنے مطالبات پورے کرانے کا انہیں خوب موقعہ ہاتھ آیا ہے۔ مگر ایک طرف صلح کی گفتگو میں ناکامی اور دوسری طرف قتل و خونریزی کے واقعات میں زیادتی ہندوستان کے مستقبل کے لئے نہایت ہی تشویشناک ہے۔ جس کی سب سے زیادہ ذمہ وار کانگریس ہے۔

طلبائے دیوبند میدان سیاست میں

دیوبند مسلمانوں کی ایک مذہبی درس گاہ ہے۔ اور اسی وجہ سے مُسلمان ہر سال ہزاروں روپیہ اس کے مہتمم اصحاب کی نذر کرتے ہیں۔ لیکن آج تک یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ دیوبندیوں نے کہاں تک اپنے آپ کو مذہب کی خدمات کا اہل ثابت کیا۔ ہندوستان میں بارہا بے دینی اور ارتداد کے بڑے بڑے سیلاب آئے۔ اور خاص کر دیوبند کے ارد گرد آئے۔ مگر دیوبند کے علماء اپنے حجروں میں چھپے رہے۔ اور جب دوسروں کے مجبور کرنے پر نکلے۔ تو بجائے اس کے کہ آریوں کے پنجہ سے مسلمان کہلانے والوں کو بچاتے۔ اور ارتداد کے گڑھے میں نہ گرنے دیتے۔ احمدی مبلغوں کے راستہ کا روڑا بننے لگ گئے۔ جو میدان ارتداد میں نہایت شاندار خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اور ایسی شاندار خدمات ادا کر رہے تھے۔ کہ ہمارے سخت سے سخت مخالف بھی تعریف کرنے پر مجبور ہو گئے تھے وہاں دیوبند کے ایک بڑے بزرگ تھے۔ جنہوں نے ایک مجمع عام میں کہا تھا۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کا مرتد ہو کر آریہ بن جانا بدرجہا اچھا ہے۔ احمدیوں کے ذریعہ اسلام پر قائم رہنے سے۔

غرض جس مذہبی درسگاہ کی میدانِ مذہب میں خدمات کا یہ حال ہے۔ اس کے نونہال "قومی و ملکی خدمات کے لئے" سر بکف "میدان عمل" میں اُترے ہیں۔ اور اخبارات میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ۔

"دار العلوم دیوبند کے طلباء میں نہایت سرعت کے ساتھ قومی و ملی خدمات کا جوش بڑھ رہا ہے۔ ابھی حال میں ایک جماعت مولوی صبغۃ اللہ صاحب بختیاری کی قیادت میں دہلی پہونچی ہے"۔

جو لوگ سالہا سال ایک مقصد اور مدعا کو سامنے رکھ کر اس کے لئے کچھ نہ کر سکے وُہ "قومی و ملکی خدمات کے لئے" جو کچھ کریں گے۔ وُہ بھی دُنیا دیکھ لیگی لیکن ..... خدمت دین کے نام سے ان کا کبھی اس طرح آمادہ نہ ہونا۔ مگر اب ملکی شورش میں اندھا دُھند کُود پڑنا بتاتا ہے۔ کہ مذہب کو یہ لوگ صرف جلب منفعت کا ذریعہ سمجھنے سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوجیوں کے بچوں کی تعلیم کیلئے خاص انتظامات

سرکاری اعلان

معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ جو رقم فوجی وظائف کے لئے بجٹ میں مقرر کی گئی تھی۔ وہ پوری خرچ نہیں ہوتی۔ اس لئے ممبران کونسل اور دیگر اشخاص کی توجہ اس مسئلہ کی طرف منعطف ہوئی ہے۔ فوجی وظائف کے متعلق قواعد کو نرم کرنے کے متعلق حال میں جو ریزولیوشن لیجسلیٹو کونسل کے سامنے آئے۔ ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان وظائف کے متعلق بہت غلط فہمی پیدا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام متعلقہ اشخاص کی اطلاع کے لئے موجودہ حالات کی وضاحت کی جائے۔ حکومت کے خلاف دو طریق پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ (الف) کہا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو وہ کل رقم خرچ کرنی چاہیئے۔ جو ابتداء میں بجٹ میں مقرر کی گئی تھی۔ یہ رقم چار لاکھ بتائی جاتی ہے۔ (ب) اس کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جس قدر امداد دی جاتی ہے۔ وہ اس امداد سے کم ہے جو دی جا سکتی ہے۔

یہ سکیم ۱۹۱۶ء میں اس یادداشت کی بناء پر قائم کی گئی تھی۔ جو ان ہندوستانی فوجیوں کے لڑکوں کی تعلیم کے متعلق خاص سہولتیں مہیا کرنے کے بارہ میں گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے لوکل گورنمنٹوں کو بھیجی گئی تھی۔ جو لڑائی میں مارے گئے تھے۔ پنجاب گورنمنٹ نے پرائیویٹ اور سرکاری اشخاص اور مختلف جماعتوں سے مشورہ کرنے کے بعد بعض تجاویز مرتب کیں۔ اور جولائی ۱۹۱۸ء میں "ہندوستانی سپاہیوں کے بچوں کی تعلیم کے متعلق سہولتوں" کے متعلق قواعد شائع کئے۔ ان مصافی اور غیر مصافی اشخاص کے لڑکوں اور لڑکیوں کو وظیفے دیئے گئے۔ جو جنگ عظیم کے بعد (۴ اگست ۱۹۱۴ء سے) جنگی ملازمت میں مر گئے۔ یا مستقل طور پر ناکارہ ہو گئے۔ ناکافی ترقی یا غیر اطمینان بخش رویہ کی صورت میں وظیفے اور مراعات بند کر دیئے جاتے تھے۔ ہائی کی جماعتوں میں بورڈنگ میں رہنے والے طلباء کے لئے وظیفے کی رقم ۸ روپیہ مہینہ مقرر کی گئی۔ اور دوسرے طلباء کے لئے دو روپیہ مہینہ۔ فیس معاف کی گئی۔ مڈل کی جماعتوں کے لئے بھی وظیفے کی یہی رقم مقرر کی گئی تھی۔ کالج کے طلباء کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے بیس روپیہ ماہوار کی رقم کافی خیال کی گئی۔

(۳) ۱۹۲۰ء میں اس سکیم کے دائرہ عمل کو بہت حد تک وسیع کیا گیا۔ اور ۱۹۱۹ء میں اس سکیم میں ان تمام آدمیوں کے بچوں کو شامل کیا گیا۔ جو ۱۹۱۴ء اور ۱۹۱۹ء کے درمیان فوجی ملازمت میں تھے۔ خواہ وہ ناکارہ تھے یا نہیں۔ ہاں یہ شرط تھی۔ کہ ایسے آدمی غریب ہوں۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ تخمینی زائد خرچ بہت کم ہے۔

(۴) ۱۹۲۱ء میں قواعد مذکور ہندوستانی سپاہیوں کے بھائیوں اور بہنوں پر عائد کئے گئے۔ بشرطیکہ بچے کے گذارہ کا انحصار کُلیتہً اپنے اس بھائی پر ہو جس نے جنگ عظیم میں ملازمت کی ہو۔

(۵) اس وقت تک سکیم وسیع پیمانہ پر مشہور ہو گئی تھی۔ ہندوستانی سپاہی۔ کلرک۔ ڈاکٹر اور دیگر اشخاص جو قواعد کے دائرہ عمل میں شامل تھے۔ نہایت سرگرمی سے مستفید ہو رہے تھے۔ ان میں بہت سے اشخاص نے میدان جنگ میں کبھی کسی گولی چلنے کی آواز بھی نہیں سُنی تھی۔ لیکن وہ صیغہ فوج کے دفاتر میں زائد تنخواہ لے رہے تھے۔ جوں جوں مراعات حاصل کرنے والے طلباء اعلیٰ تعلیم کے مدارج میں پہنچتے گئے۔ خرچ اس سرعت کے ساتھ بڑھ گیا۔ اور آیندہ اس قدر زیادہ خرچ بڑھنے کا احتمال ہوا۔ کہ گورنمنٹ کو اس خرچ کے متعلق جو ہو چکا تھا۔ اور جو ہونا تھا۔ اضطراب پیدا ہو گیا۔

(۶) اس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ۹ نومبر ۱۹۲۲ء کو ایک اعلان شائع کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ اس وقت تک گورنمنٹ کو چار لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا۔ کہ طلباء کی استحقاقی قابلیتوں کا زیادہ توجہ کے ساتھ معائنہ کر کے سکیم کو مالی حالت کے مطابق از سر نو مرتب کرنا چاہیئے۔ اس اعلان میں یہ بیان کیا گیا۔ کہ گورنمنٹ (لیجسلیٹو کونسل کی منظوری کے ماتحت) ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء تک سکیم پر چار لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرنے کیلئے تیار ہے۔ اور تاریخ مذکور کے بعد مسئلہ مذکور پر نظر ثانی کی جائیگی۔ لیکن اتنی بڑی رقم کے ہوتے بھی یہ ضروری ہے کہ جب طالب علم ورنیکلر پاس کر کے اینگلو ورنیکلر بن جائے۔ یا جب سکول کی تعلیم ختم کر کے کالج میں داخل ہو۔ تو اسکے والدین کی مالی حالت اور اس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی موزونیت کے متعلق وظیفے کو جاری رکھنے کے سوال پر زیادہ احتیاط کے ساتھ غور کیا جائے۔

گورنمنٹ نے ہر ایک ضلع کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم مقرر کرنے کے لئے تاکہ مالی نقطہ نگاہ سے آیندہ کسی قسم کا مزید اضطراب نہ ہو۔ تعلیم کے تمام درجوں کے طلباء کی ایک فہرست بھی طلب کی۔ اس سرکلر میں انتباہ کیا گیا تھا۔ کہ ممکن ہے۔ کہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء کے بعد سکیم مذکور کو موجودہ وظیفہ خواروں تک اور آیندہ صرف ان اشخاص کے بچوں تک محدود کرنا ضروری خیال کیا جائے۔ جو لڑائی میں ناکارہ ہو گئے تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا تھا۔ کہ مستقبل میں صرف ان بچوں کو وظیفے دیئے جائینگے۔ جو ۱۱ نومبر ۱۹۱۹ء کے بعد پیدا ہوئے ہوں۔

(۷) یہاں یہ ذکر موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ ۲۵-۱۹۲۴ء میں جبکہ پنجاب نے اپنے فوجیوں کے لواحقین کیلئے تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے بارہ میں قریباً چار لاکھ روپیہ صرف کیا۔ صوبجات متوسط نے ۳۰۱ روپے۔ بنگال نے ۴۸ روپے۔ صوبجات متحدہ نے ۱۲۰۰ روپے۔ مدراس نے ۹۹۴۲ روپے اور بمبئی نے قریباً تیرہ ہزار روپے صرف کئے۔ ۱۹۳۰ء کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب تک پنجاب کے سوائے دیگر صوبوں نے جو اپنے محاصل سے روپیہ خرچ کیا ہے۔ وہ بہت کم ہے۔

(۸) سلور ویڈنگ فنڈ کو جو ۱۹۱۸ء میں شہنشاہ معظم کی شادی کی پچیسویں سالگرہ منانے کی تقریب میں قائم کیا گیا تھا۔ ۱۹۲۲ء میں زیادہ قابل استفادہ بنایا گیا۔ تاکہ ہندوستانی سپاہیوں کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے میں مدد دی جائے۔ موجودہ صورت یہ ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ تعلیم کے مڈل سکول کے درجہ تک تمام وظائف کی ذمہ وار ہے۔ اور ہائی اور کالج کی جماعتوں کے وظیفوں کے لئے ایک مقررہ سالانہ رقم کی حد تک سلور ویڈنگ فنڈ میں سے روپیہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

(۹) ۱۹۲۲ء میں پنجاب گورنمنٹ نے اس سکیم کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک خاص افسر تعینات کیا۔ افسر مذکور کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد گورنمنٹ اس بات پر مجبور ہو گئی۔ کہ وہ اخراجات کو کم کرے۔ اپریل ۱۹۲۶ء میں ترمیم شدہ قواعد مرتب کئے گئے۔ بڑی بڑی تبدیلیاں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(الف) وظیفے مصافیوں کے بچوں تک محدود کئے گئے۔ سوائے ان کے جو پہلے ہی سے وظیفے لے رہے تھے۔ جو اس وقت تک جاری رہیں گے۔ جب تک کوئی طالب علم اپنے موجودہ درجہ کی تعلیم کو مکمل کرے لیکن ان غیر مصافی اشخاص کے لڑکوں کو وظیفے ملتے رہیں گے۔ جو لڑائی میں مارے گئے ہوں۔ یا ناکارہ ہو گئے ہوں*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ب) مڈل کے درجہ میں وظیفے کیلئے کم سے کم تعلیمی معیار چوتھی جماعت پاس کرنے کا سرٹیفکیٹ ہوگا۔ ہائی کے لئے ورنیکلر کا فائنل امتحان اور کالج کی جماعتوں کیلئے امتحان میٹریکولیشن میں فرسٹ ڈویژن۔

(ج) سکول یا کالج کے کسی سالانہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں وظیفہ بند کر دیا جائیگا۔ اور ان لڑکوں کے وظیفے بھی بند کر دیئے جائینگے۔ جن کے چال چلن حاضری یا ترقی کے متعلق غیر اطمینان بخش رپورٹ کی جائیگی۔

(د) صرف ان اشخاص کے لڑکوں کو وظیفے دیئے جائینگے جو زیادہ سے زیادہ چالیس روپیہ سالانہ لگان ادا کرتے ہوں۔ اور جن کی سالانہ آمدنی کے متعلق ڈپٹی کمشنر نے یہ تصدیق کی ہو۔ کہ وہ ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس بچے کو ترجیح دی جائیگی۔ جس کا باپ لڑائی میں مارا گیا ہو۔ یا ناکارہ ہو گیا ہو۔ اس کے بعد ان اشخاص کے بچوں کو وظیفے دیئے جائینگے۔ جن کی آمدنی بہت قلیل ہو۔

(ھ) ان طالب علموں کی صورت میں جنہیں ان کے بھائیوں کی فوجی خدمات کے صلہ میں وظیفے ملتے ہوں۔ صرف ان بچوں کو۔ جن کے بھائی مصافی ہوں۔ اور جن کے باپ مر چکے ہوں۔

(و) ان طلباء کو جن کی جائے اقامت سے سکول تین میل سے زیادہ کے فاصلہ پر واقع ہو۔ اور جو حقیقی اور مستند طور پر بورڈنگ میں رہتے ہوں۔ بورڈنگ میں رہنے والوں کی شرح کے حساب سے وظیفے دیئے جائینگے۔

(ف) وہ بچے جو ۱۱ نومبر ۱۹۱۹ء کے بعد پیدا ہوئے ہوں۔ وظیفوں کے حقدار نہیں ہونگے۔

(۱۰) ۱۹۲۴ء سے وقتاً فوقتاً ان قواعد کو نرم کیا گیا ہے۔ زیادہ تر گذشتہ دو سال میں۔ ان مراعات میں حسب ذیل امور شامل ہیں

(الف) آمدنی کی مقدار ۵۰۰ روپیہ سے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ کر دی گئی ہے۔ (جولائی ۱۹۲۹ء)

(ب) ان ہندوستانی سپاہیوں (مصافی خواہ غیر مصافی) کے بچے جو فوجی ملازمت میں مارے گئے۔ یا ایسی ملازمت کے دوران میں زخموں کی وجہ سے یا کسی مرض میں مبتلا ہو جانے کے باعث مستقل طور پر ناکارہ ہو گئے ہوں۔ پیدائش کی تاریخ کے حوالہ کے بغیر ایسے وظیفوں کے حقدار ہونگے۔

(ج) پرائمری جماعتوں میں امتحان میں ناکامیاب رہنے کی صورت میں فوجی وظیفہ بند نہیں کیا جائیگا (ستمبر ۱۹۲۹ء)

(۱۱) ۱۹۲۵ء سے فوجی وظیفوں کیلئے چار لاکھ روپیہ کی رقم بجٹ میں مقرر کی گئی ہے لیکن یہ رقم تمام خرچ نہیں کی گئی۔ شاید یہی وجہ ہے جس کے باعث بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر رہی۔ اس رقم میں تدریج کمی ہونے کی وجوہات حسب ذیل ہیں۔

(الف) وظیفے خوار اپنی تعلیم کا نصاب مکمل کر رہے ہیں۔ اور (ب) جوں جوں ۱۹۱۸ء دور ہوتا جا رہا ہے۔ امیدواروں کی تعداد قدرتی طور پر کم ہوتی جاتی ہے۔

فی الحقیقت جب سکیم پر نظر ثانی کی گئی تھی۔ تو یہ توقع کی جاتی تھی کہ مطلوبہ رقم ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۵ء تک بتدریج کم ہو جائیگی۔ جب تمام حقدار بچے مڈل کے درجہ کی تعلیم مکمل کر لینگے۔ لہذا بجٹ میں کسی مزید رقم کے مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۲) لہذا یہ دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ ان وظائف پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ بتدریج ختم ہو جائیگا۔ جیسا کہ ہر ایک ملک میں جہاں فوجیوں کے بچوں کو اس طریق پر فائدہ پہونچایا جاتا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ پنجاب میں شروع سے خیال کیا جاتا تھا۔

(۱۳) پنجاب گورنمنٹ اپنے اس وعدہ سے بہت آگے نکل گئی ہے جو اس وقت کیا گیا تھا۔ جبکہ لڑائی ابھی جاری تھی۔ لڑائی کے دوران میں صرف یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ ان ہندوستانی سپاہیوں کے لڑکوں کی تعلیم کیلئے خاص سہولتیں مہیا کی جائینگی۔ جو لڑائی میں مارے گئے یا فوجی ملازمت کے دوران میں مستقل طور پر ناکارہ ہو گئے۔ یہ وعدہ ان غیر مصافی اشخاص کے بچوں کی صورت میں بھی پورا کیا گیا ہے۔ پورا کیا جا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی پورا کیا جائیگا۔ جو مارے گئے۔ یا مستقل طور پر ناکارہ ہو گئے۔ اور یہ رعایت ان اشخاص کے بچوں کو بھی خاص معیار کیلئے دی جائیگی۔ جو لڑائی سے صحیح سلامت

وصیتیں

نمبر ۳۲۶۶ :- میں عبد اللہ خاں ولد چودھری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان پختہ دو منزلہ واقعہ ڈسکہ اور اراضی زرعی و غیر زرعی تقریباً پانچ صد بیگھہ ہے۔ لیکن میں اس جائداد کا مالک کامل نہیں ہوں مجھے اس میں صرف حق حیاتی برائے گذارہ حاصل ہے۔ اس جائداد کو میں کسی طور پر منتقل کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ یعنی مجھے اسے بیع رہن ہبہ وغیرہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے متعلق وصیت کر سکتا ہوں۔ صرف اس کی آمد کا حقدار ہوں۔ میرا گذارہ علاوہ اس جائداد کے ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۶۰ روپیہ تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی کا ماہوار دسواں حصہ تنخواہ سے اور سالانہ دسواں حصہ اراضیات کی آمد سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو علاوہ جائداد مذکور کے بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد :- عبد اللہ خاں پنچایت آفیسر مظفر گڑھ :: گواہ شد :- غلام محی الدین ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن مظفر گڑھ بقلم خود :: گواہ شد :- عبد الحمید خان وکیل مظفر گڑھ بقلم خود ::

نمبر ۳۰۴۰ :- میں مسماۃ الحق جان زوجہ حکیم محمد بخش قریشی عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن دہلی حال وارد کیمبل پور ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۱۵ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد زیور قیمتی ۴۰ روپیہ ہے۔ مہر ۲۵۰ روپیہ بذمہ حکیم محمد بخش صاحب ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد اگر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

نقطہ۔ العبد :- موصیہ الحق جان۔ گواہ شد :- خاکسار محمد عمر پسر حکیم محمد بخش۔ گواہ شد :- حکیم محمد بخش بقلم خود ::

نمبر ۳۰۳۹ :- میں حکیم محمد بخش ولد سردار محمد قوم قریشی پیشہ طبابت و بیوپار عمر ۶۰ سال ساکن قصبہ بھگرہ ضلع مظفر نگر حال کیمبل پور صدر بازار ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۱۵ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان نمبر ۱۱ و نمبر ۱۳ واقعہ صدر بازار کیمبل پور لیکن میرا گذارہ تجارت و طبابت پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصیت کی مد میں کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

نوٹ :- علاوہ مذکورہ بالا جائداد کے میرے وطن مالوف قصبہ بھگرہ میں تین مکان ہیں۔ جن میں میرے چچازاد بھائی میری طرف سے رہتے ہیں :: العبد :- موصی حکیم محمد بخش بقلم خود۔ گواہ شد :- ابراہیم بقلم خود داماد حکیم محمد بخش :: گواہ شد :- ظفر حسن سب اسسٹنٹ سرجن ::

مقاصدِ ہستیٔ انسان اور اُن کی تکمیل

۲۴

دنیا میں جس قدر اخلاق کا سرمایہ واندوختہ نظر آتا ہے۔ اِنہی نفوسِ مقدسہ کی برکت سے ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کے لئے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اِس زمرہ پاک کا ہر فرد فضائلِ اخلاق کی کسی خاص صنف کا نمونہ تھا بالآخر دنیا کی تاریخ معلومہ نے جس قدر افراد اپنی قسم پیش کئے۔ ان میں سے وہ ہستی جو جامعیت کبریٰ کے اوصاف سے متصف تھی۔ اور زمانہ نے اُس کے اقوال و افعال۔ اوضاع واطوار۔ رفتار وگفتار۔ نشست وبرخاست۔ مواکلت ومشاربت وغیرہ وغیرہ تمام حرکات وسکنات کو محفوظ رکھا۔ وہ ایک ہی ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ کی نبوت میں مختلف حیثیتوں کا اجتماع تھا۔ دینی دعوت۔ شرعی اجتہاد۔ حکومت و فرمانروائی۔ نظام شرع و نظام سیاست۔

الغرض آپکی ذات ستودہ صفات نسل انسانی کے لئے ہر خوبی میں بہترین اسوۂ حسنہ اپنے اندر رکھتی تھی۔ جیسا فرقانِ حمید میں آیا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ یعنی یقیناً تمہارے لئے اللہ کے اس رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

حضرت داعیٔ اِسلام علیہ السلام کے بعد سلسلۂ خلافت جاری ہوا۔ جو اپنے خصائص اور نتائج کے اعتبار سے دو حصوں پر مشتمل تھا۔ حصۂ اول خلافت خلفائے راشدین مہدیین کا تھا۔ جن کی خلافت منہاج نبوت پر تھی۔ وہ صحیح اور کامل معنوں میں منصب نبوۃ کے جانشین تھے۔ ان کا طریق عمل ہمہ وجوہ طریق نبوۃ کے مطابق تھا۔ بادشاہ۔ مجتہد۔ ہادی۔ مرشد۔ قاضی القضات۔ سپہ سالار جنگ و احتساب کے سب فرائض سرانجام دیتے۔ خدا کے دین کی منادی کرتے۔ نبی کی طرح دلوں کا تزکیہ اور امت کی تربیت کرتے۔ جسموں کا نظام بھی انہی کے ہاتھوں میں تھا۔ اور دلوں کی تسخیر بھی!

دوسرا سلسلہ منہاج نبوۃ سے الگ مجرد حکومت و بادشاہت کا تھا۔ جو خلافت راشدہ کے بعد وجود میں آیا۔ جو بوجہ غلبۂ سیاست بادشاہت سے تعبیر ہوا۔ اس میں خلافت راشدہ کے حقیقی جوہر جلوہ گر نہ تھے۔

سلسلۂ اوّل بوجہ غلبۂ طریق ہدایت و نبوّت برنگ مجددیت وظلّی وغیر تشریعی نبوۃ جاری رہا۔ اور تا قیامت جاری رہے گا۔ جیسا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی۔ "ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا دینھا۔" یعنی ہر صدی کے سر پر اللہ تعالےٰ اس امت میں ایک ایسا شخص مبعوث فرمائیگا۔ جو دین کو تازہ کرے۔ یہ حدیث ہر زمانہ میں مجددین کرام کے ظہور سے تصدیق پاتی رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفا میں تحریر فرماتے ہیں "خبر داد از آنکہ بر رأس ہر مائۃ مجدد پیدا خواہد شد وہم چناں واقع شد" یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ ہر صدی کے سر پر مجدد تشریف فرما ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسلام نے عقیدۂ توحید ورسالت کے بعد جس امر پر بہت زور دیا۔ وہ جماعتی نظام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "انا آمرکم بخمس اللہ امرنی بھن۔ الجماعۃ۔ والسمع والطاعۃ والھجرۃ۔ والجہاد فی سبیل اللہ فانہ من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ومن دعا بدعوی جاھلیۃ فھو جثی جھنم۔ قالوا یا رسول اللہ ان صام وصلّےٰ۔ قال ان صلّیٰ وصام وزعم انہ مسلم"

یعنی میں تمکو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ جنکا حکم مجھے اللہ نے دیا۔ جماعۃ۔ سمع وطاعت۔ ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد۔ بالیقین جو مسلم جماعت سے ایک بالشت بھر بھی باہر ہوا۔ اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ مگر یہ کہ وہ مراجعت کرے۔ اور جس نے اسلام کی جماعتی زندگی کی جگہ جاہلیت کی آزادی کی طرف بلایا۔ تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ایسا شخص جہنمی ہو گا۔ اگرچہ روزہ رکھتا ہو۔ اور نماز پڑھتا ہو۔ فرمایا ہاں اگرچہ نماز پڑھتا ہو۔ اور روزہ رکھتا ہو اور اپنے زعم میں اپنے تئیں مسلم سمجھتا ہو۔

اِس حدیث میں پانچ مہتم بالشان امور قابل غور ہیں۔

(۱) **جماعت**۔ یعنی امت کو ایک ہی خلیفہ یا امام زمان کے ہاتھ پر اکٹھا ہو کر اپنے مرکزِ قومی سے ملحق رہنا اور کسی صورت میں علیحدگی اختیار نہ کرنا۔

(۲) و (۳) **سمع وطاعت**۔ امام زمان یا خلیفہ کی کامل اطاعت اسکے ہر ایک امر سننا اور اس پر بلاچون وچرا عمل کرنا۔

(۴) **ہجرت**۔ خدا کے لئے دولت۔ آرام وراحت۔ عزیز واقرباء کے قرب۔ وطن ومکان وجملہ دنیوی محبوبات ومالوفات کو ترک کرنا۔ جب کبھی اسلام مطالبہ کرے۔

(۵) **جہاد فی سبیل اللہ**۔ دشمن اور دشمن کی تمام قوتوں کو دفع کرنے میں تن من دھن کے ساتھ انتہائی جدوجہد کرنا۔ جیسا کہ فرمایا۔ جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم۔ مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں۔ جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔

دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی جس کی قومی زندگی ان عناصر سے مرکب نہ ہو۔ دنیا ایک عظیم الشان امتحان گاہ جہد وعمل ہے جس میں ہر ذی حیات فرد بطور ایک مجاہد ہے۔ یہ سب کے سب اپنے دائرہ کے اندر ایک لا متناہی کش مکش اور غیر منقطع مزاحمت میں لگے ہیں۔ قیام وبقاء کا تمامتر حصر اسی جدوجہد پر ہے ہر جنس نوع اور فرد استطاعتی حدود کے اندر اپنی ہمسایہ مخلوق کے بالمقابل برسرِ پیکار ہے۔ فطری اور مقامی موانعات کا مقابلہ کر رہی ہے۔ کمتر اور کمزور تر مخلوق پر متسلط ہونے میں لگی ہے۔ اور اپنی بہبودی اور بچاؤ۔ اپنی تقویت اور دفاع کے لئے ہر ممکن کوشش میں مصروف ہے۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ قریباً دو سو سال سے مسلم انحطاط اور پستی کے دَور سے گذر رہے ہیں۔ تنظیم جماعت تقسیم کار۔ استمداد باہمی۔ مطاوعت وانقیاد کا جذبۂ مشترک جن کے التزام کے بغیر اقوام کا ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اہل اسلام میں ان سب کی کمی ہے۔ اور مسلمان دیگر اقوام کی جارحانہ دستبرد کے باعث خوف کے ماحول میں گھرے ہیں۔ جس سے بچ نکلنا اور جس کو امن سے بدل دینا ان کا اوّل ترین فرض ہے۔ اس مصیبت عظمےٰ کی وجہ سوائے اس کے اور نہیں۔ کہ مسلمانوں نے عام طور سے امام زمانہ کی جستجو نہیں کی۔ جو اجتماع امت کا مرکز نظم ونسق کا محور اور انتہائی جد وجہد کی اساس تھا۔ وہی مسلمانوں کی متفرق طاقتوں کو جمع کر کے انہیں دوبارہ باہم کی زندگی کی روح نفخ کرتا۔ اور انہیں قوۃ دفاع کی دیوار آہنی بنا کر دشمنوں کے بالمقابل اشدّاء علی الکفّار کر کے کھڑا کر دیتا۔ جس قوم کی حیات کی جانکاہ مسافرت میں ایسا جری رہنما نصیب ہو۔ اسکے ہر کام میں فتح ونصرت شامل حال ہے۔ اور جسے تحفظ وبقا کے اندوہناک مجادلے میں ایسا مبارز عطا ہو۔ اسکا مخالف اثرات پر تسلط یقینی اور تغلب ایک مسلّمہ شدہ امر ہے۔

الغرض اہل اسلام کے لئے ایسے پُر خطر اور ایسے پُر آشوب ایام میں قرآن کریم کا وہ مبشرانہ وعدہ جو اس آیۂ کریمہ میں ہے۔ "لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" یعنی تم پڑ کر ہرگز ہمت نہ ہارنا۔ اور نہ آزردہ خاطر ہونا۔

انجام کار فتح تمہاری ہی ہے۔ اگر تم صاحب ایمان ہو قابل غور ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ فی الحقیقت ایمان ہی وہ شے ہے جو مرگ و زیست کی ہر کشمکش میں قیام کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جو ٹوٹے ہوئے دلوں کے لئے مومیائی اور گرے ہوئے حوصلوں کے لئے سہارا کا کام دیتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وعد اللّٰہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امناً۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٓئک ھم الفٰسقون۔ یعنی تم میں سے جن لوگوں کا ایمان سچے دل سے قائم رہا۔ اور جنہوں نے اس کے علاوہ تندہی سے اعمال صالح بھی کئے۔ ان سے اللہ جل شانہٗ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ انہیں زمین میں قیام عطا فرمائیگا۔ جیسے ان لوگوں کو قیام عطا فرمایا۔ جو ان سے پہلے ہو گذرے۔ وہ اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا۔ قائم کر کے رہیگا۔ اور بعد ازاں اس خوف کو بھی جو انہیں دشمن سے لاحق ہے۔ امن سے بدل دیگا۔ ان کا مسلک یہ ہے۔ کہ میرے غلام بن کر میرے حکموں پر چلتے رہیں۔ اور طاعت گذاری میں کسی دوسری شے کو میرے ہم مقام نہ کریں۔ اور جنہوں نے اس تمکن اور قیام کے بعد اطاعت احکام سے انحراف کیا۔ اور اپنی بداعمالیوں کے باعث اس نعمت عظمےٰ کی بے قدری کی وہی اجتماعی ہلاکت کے اہل ہونگے۔

اس آیت کریمہ نے دو باتوں کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اول یہ کہ استخلاف فی الارض یعنی بقاء و استقلال کے لئے ایمان شرط ہے۔ اور اللہ کا وعدہ انہی لوگوں سے ہے۔ جو ایمان رکھتے ہوں۔ ثانیاً یہ کہ ایمان کامل ہوتے ہوئے اعمال صالح کا اکتساب ایک لازمی امر ہے۔ جس قوم میں یہ دونوں باتیں پائی جائیں۔ وہی اصلح ہے اور اسی کا غلبہ و استخلاف قائم رہے گا جب تک ایمان و اعمال صالح اس میں باقی رہیں۔ اس کی سلامتی کا ذمہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر لیا ہے۔ قرآن کریم کی حکمت کاملہ جدید الہیات کے اس طبعی نتیجہ پر تیرہ سو سال پہلے پہونچ چکی تھی۔ جو اب اہل فلسفہ کے ہاں "بقائے اصلح" کے نام سے معروف ہے۔ ان فی ذالک لاٰیٰت لاولی النّھٰی:

خاکسار

مرزا شریف علی جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ شمال مغربی سرحد پشاور

دین کو دُنیا پر مُقدم کرنے کا عملی ثبوت

مندرجہ ذیل مخلصین نے ماہ جولائی و اگست ۳۰ء میں وصیت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت دیا ہے۔ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کو اپنی وصیت پر استقلال سے قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ اور وہ احباب جو ابھی قربانی کی اس حد تک نہیں پہونچے۔ انہیں مزید قربانی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(۱) مسماۃ شرف النساء بیگم صاحبہ زوجہ حکیم میر سعادت علی صاحب حیدر آباد دکن۔ (۲) قریشی فتح علی صاحب ساکن دوالمیال ضلع جہلم۔ (۳) آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری علی اکبر صاحب وڑائچ ساکن گھوڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ (۴) غلام بخش ولد سید محمد صاحب قوم آئیں کھرل چک ۲۷۳ ضلع لائلپور۔ (۵) مسماۃ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ قاضی عبداللہ صاحب بھٹی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ (۶) محمد ابراہیم ولد محمد سعید صاحب مرحوم ساکن دارالفضل قادیان۔ (۷) عائشہ بی بی۔ زوجہ محمد ابراہیم صاحب دارالفضل قادیان۔ (۸) محمد اکبر صاحب قریشی ساکن حاجی پورہ شہر سیالکوٹ (۹) علی محمد ولد عالم قوم جٹ سندھو ساکن گولیکے ضلع گجرات۔ (۱۰) حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر بشیر عالم صاحب ساکن گولیکے ضلع گجرات۔ (۱۱) پیر شمس الدین صاحب قریشی ساکن گولیکے ضلع گجرات۔ (۱۲) امیر بیگم صاحبہ زوجہ منشی محمد فخر الدین صاحب ملتانی ساکن قادیان (۱۳) ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب ساکن سارچور ضلع گورداسپور (۱۴) ڈاکٹر فضل الدین صاحب یوگنڈہ افریقہ:

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان۔ دارالامان

چندہ خاص و چندہ احمدیہ سلانوالی

ڈاکٹر منظور احمد صاحب سلانوالی لکھتے ہیں۔

چندہ عام چندہ خاص چندہ جلسہ سالانہ کی پہلی قسط بذریعہ منی آرڈر مبلغ اکتیس روپیہ بھیجے گئے ہیں۔ احباب کو حضرت صاحب کا ارشاد و خطبہ سنایا گیا۔ تو سب نے فوراً رقم ادا کر دی۔ حالانکہ تمام دوست علاوہ بہت غریب ہونیکے آجکل بیکار بھی ہیں۔ اگرچہ چندہ بہت زیادہ لگایا گیا تھا۔ مگر احباب نے بخوشی اسے پورا کیا:۔ (ناظر بیت المال)

سیرت نبوی کے متعلق جلسے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال جلسے بجائے جون کے اکتوبر میں کئے جائیں گے۔ جبکہ موسم عام طور پر خوشگوار ہوتا ہے۔ اور اس نہایت ہی مبارک کام کے لئے اس سال ۱۲ اکتوبر اتوار کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ ہر ایک جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان جلسوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے متعلق دُنیا کو آگاہ کرنے کے لئے مسلمانوں۔ ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ کو دعوت دے۔ اور ان کو ان جلسوں میں شریک کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ مسلمان اپنے آقا اور اپنے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت و حالات و تعلیم سے آگاہ ہو کر حضور کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور تاکہ غیر مسلموں میں جو تعصب اور بدظنیاں اسلام اور اسلام کی تعلیم اور مسلمانان عالم کے پیشوا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ اسلام کی اصل تعلیم اور حضور کے اصل حالات سے آگاہی ہونے کے بعد رفع ہو جائیں۔ اور دنیا اسلام کا منور چہرہ دیکھے۔ مگر احباب کو پھر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک برگزیدہ اور معزز قوم بنایا ہے۔ اس لئے کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے۔ جس سے جماعت کو کوئی اخلاقی صدمہ پہونچے۔ یا مداہنت کی ضرورت پیش آئے۔ بے شک ہر ایک مذہب وملت کے لوگوں کو بلاؤ۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کو پورے زور سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے دعوت دو۔ بلکہ غیر مسلموں سے آپ کی سیرت پر لیکچر دلاؤ۔ کیونکہ ان لوگوں کی مخالفت میں حسد کی آمیزش کم ہے۔ لیکن کوئی قدم ایسا نہ اٹھاؤ۔ جس سے احمدیت کی قربانی کرنی پڑے۔ کیونکہ احمدیت ہی اصل اسلام ہے۔ اور اگر ہم نے خود ہی لوگوں کو جلسوں میں شامل ہونے کے لئے اسلام کے کسی حصہ کی قربانی کر دی۔ تو گویا ان جلسوں کی اصل غرض ہم نے فوت کر دی۔

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی پنجاب کے اندر اضلاع کی۔ اور پنجاب سے باہر صوبجات کی مرکزی انجمنوں کے لئے جلسوں کی ایک خاص تعداد مقرر کی گئی ہے۔ جس کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس تعداد کو پورا کیا جائے۔ اور ایسے رنگ میں کوشش کی جائے۔ کہ اخراجات نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھی حتےٰ الامکان گذشتہ سالوں کی نسبت بہت کمی ہو۔ اور ہر ایک امر میں سہولت کو مدنظر رکھا جائے:۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

25

دوست جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

پہلا ایڈیشن چھپ گیا اور دوسرا زیر طبع ہے فروخت ہو رہا ہے

ہندو راج کے منصوبے

ملک میں امن قائم کرنے اور کانگریس کی امن شکن تحریک سے مسلمانوں کو الگ رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس نئی اور لاجواب تصنیف کی امکان بھر اشاعت کی جائے۔ یہ کتاب جس پایہ کی ہے۔ وہ بزرگان سلسلہ کی شاندار رایوں سے ظاہر ہے جن میں سے بعض پہلے شایع ہو چکی ہیں اور کچھ ذیل میں نقل ہیں:۔

جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

"ہندو راج کے منصوبے" ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر قادیان کی تازہ تالیف ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندو کب سے ہندو راج قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ پہلے کیا کیا کوششیں کیں۔ اور اب کیا منصوبے ہو رہے ہیں۔ اگر ہندو راج قائم ہو گیا۔ تو مسلمانوں سے کس قسم کا سلوک ہوگا۔ بلا کسی مبالغہ کے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ملک صاحب اپنے موضوع کے اثبات میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ جو کچھ لکھا ہے باحوالہ۔ باسند۔ وہ بھی زیادہ تر ہندو لیڈروں اور مسلمہ رہنماؤں کی تحریروں اور تقریروں کا اقتباس پیش کر کے یہ حوالجات واقعی صدہا کتب اور اخبارات کی اوراق گردانی کا نتیجہ ہیں۔ گویا گذشتہ صدی کی تاریخ کو پھر ہمارے سامنے دُہرا دیا ہے۔ اس تصنیف کی علمی و تاریخی حلقوں میں جتنی بھی قدر کی جائے۔ وہ تھوڑی ہے۔ اور مسلمان جنکی تائید اور رہنمائی کے لئے ملک صاحب نے یہ دیدہ ریزی کی ہے۔ اس کی جتنی بھی اشاعت کریں۔ کم ہے۔ قدردانی کا تقاضا ہے۔ کہ اس کی کاپیاں ہاتھوں ہاتھ خریدی جائیں۔ اور جیسا کہ سنتا ہوں۔ پہلا ایڈیشن ختم ہے۔ دوسرا ایڈیشن پریس سے نکلنے نہ پائے۔ جو تیسرے کی تیاری پر مجبور ہو جائیں۔ میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ملک فضل حسین صاحب کو ایسی ایسی قومی و ملی خدمات کے بہت سے مواقع عطا فرمائے۔ (اللہم آمین)

جناب مرزا ناصر علی صاحب وکیل و امیر جماعت احمدیہ فیروزپور

"یہ کتاب یہاں بڑی قدر کی نگاہ سے غیر احمدیوں نے دیکھی ہے۔ اور مانگ زبردست ہو رہی ہے"

جناب صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے

نے ایک طویل و بسیط ریویو رقم فرمایا ہے جس میں سے چند فقرات درج ذیل ہیں:۔ "میں نے "ہندو راج کے منصوبے" نامی کتاب بالاستیعاب پڑھی ہے۔ یہ ایسی دلچسپ اور دلکش حقیقت سے بھری ہوئی کتاب ہے۔ کہ جو اس کو شروع کریگا۔ وہ بغیر ختم کئے نہیں رہیگا۔ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر نے تاریخ ہندوستان کا مغز اور خلاصہ دو ہزار سال سے زائد عرصہ کے متعلق تاریخی فلسفیانہ دلائل سے ہر خواندہ انسان کے سامنے رکھدیا ہے۔ اور مواد تاریخیہ مع صحیح حوالجات کے سامنے رکھدیئے ہیں۔ کہ پڑھنے والا آسانی سے نتائج اخذ کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اس نے تاریخی واقعات سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہنود کی ذہنیت ہمیشہ سے محسن کُشی پر محمول رہی ہے۔ اور حوالجات بھی خود ہنود کی تحریروں اور تقریروں سے دیئے ہیں۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ براہمنوں کے منصوبے بُدھ راج کے خلاف جین مت کے خلاف اور پھر خود چھتریوں کے خلاف۔ پھر مسلمانوں کے خلاف۔ آخیر میں انگریزوں کے خلاف۔ ٹھوس واقعات سے ثابت شدہ امور کی طرح دکھا دیئے ہیں۔ یہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ ہندوستان کی ہر زبان میں اس کا ترجمہ ہونا چاہئے۔ اور پھر انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا چاہئے۔ اور ہر مسلمان کو چاہئے۔ کہ اس کو اول سے آخر تک پڑھے۔ بائستے مصنف نے جو مضمون لیا ہے۔ اس کو محقق کر کے چھوڑا ہے۔ اور کسی قسم کی کوئی کمی یا کسر باقی نہیں رکھی۔ درد دل سے مصنف کے لئے دُعا نکلتی ہے۔ خدا اس کی محنت کو ضایع نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرے۔ آمین یا رب العالمین:

قیمت:۔ فی نسخہ ۶/ ایک روپیہ کے تین۔ سات روپے کے پچیس ۲۵۔ ساڑھے بارہ روپیہ کے پچاس۔ اور سنو کی قیمت بیس ۲۰ روپے:

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

احمدی جنتری ۱۹۳۱ء

بہ مشتہرین کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ایکی دفعہ ہم نے احمدیہ اشتہارات کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ بحمد اللہ ہماری جنتری ۱۲ سال سے نکلتی ہے اور روز افزوں ترقی پر ہے۔ سال بھر تک دوستوں کے گھروں اور دکانوں دفتروں میں قریبًا ہر روز ہی زیر مطالعہ رہتی ہے پس اگر احباب پبلک میں اپنی مزید روشناسی یا اپنی فرم و تجارت کو مزید شہرت دینا چاہیں۔ تو ضرور اسمیں اشتہار دیں۔ چونکہ جماعت احمدیہ دنیا کے کونے کونے میں آباد ہے۔ اور احمدی جنتری۔ احمدی دنیا میں قبولیت پا چکی ہے اسلئے یقینًا فائدہ والی بات ہے اُجرت بھی نہایت قلیل یعنی فی صفحہ پانچ روپیہ نصف صفحہ تین روپیہ۔ اگر منظور ہو تو اشتہار معہ اُجرت اس پتہ پر ارسال فرما دیں: محمد یامین مالک احمدیہ جنتری قادیان

نہایت اعلےٰ خوبصورت اور پائیدار خاص ولایتی فونٹین پن

نب قیمتی اور دیر پا چلنے والی۔ سیاہی خود بخود حاصل کرتا ہے دفتر دوکان۔ گھر۔ اور بازار ہر جگہ کام دینے والا۔ اس قیمت میں اس سے بہتر قلم آپ نہیں خرید سکتے۔ ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط۔ قیمت معہ ایک شیشی سیاہی کے دو روپے چار آنے۔ محصول ڈاک معاف:

کیک بنانیکے خوبصورت سانچے معہ پرچہ ترکیب معہ محصول ۱۲/ درجن:

شیخ عبد العزیز محمد پور منٹگمری (پنجاب)

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (۱/۴)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریبًا نو تولہ خرچ پڑتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا:

ملنے کا پتہ

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبریں

——— شیلانگ کی خبر ہے۔ کہ ہر ستمبر دریائے برہم پترا میں یک بیک طغیانی آجانے سے ضلع نوگاؤں کا بیشتر حصہ دریا برد ہوگیا۔ بعض مقامات پر مکانوں کی چھتوں تک پانی پہونچ گیا۔ رسل و رسائل کا سلسلہ بند ہے۔ ریلوے لائن اور سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں۔ ایک لاکھ کے قریب انسان اس عذاب میں مبتلاء ہوگئے ہیں۔

——— لندن۔ ۳ر ستمبر۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے سرکردہ مندوبین کی تقریریں لاسلکی کے ذریعہ اقصائے عالم میں پہونچائی جائینگی۔ شاہی کانفرنس ۱۳ر ستمبر کو شروع ہوگی۔ جس میں وزراء کی تقریریں دوسرے ممالک میں سُنی جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

——— راج شاہی (بنگال) میں ہر ستمبر کو ۲۵ نوجوانوں نے ریوالوروں اور خنجروں سے مسلح ہوکر اس گاڑی کو لوٹ لیا جس پر ڈاک شہر سے ریلوے سٹیشن کو لے جائی جا رہی تھی۔ ملک میں ڈاکوں کی اس قدر کثرت سے کانگریس والوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

——— کوئٹہ کی خبر ہے۔ کہ ۲ر ستمبر کو سترہ آفریدی جو سرحدی پولیس میں ملازم اور کھرگی کی چوکی پر متعین تھے۔ بندوقیں اور گولی بارود لیکر بھاگ گئے۔ حکومت کابل کے افسروں نے گرفتار کرکے انہیں قندھار پہونچا دیا ہے۔

——— یکم ستمبر کو انگلستان میں ایک ہولناک بحری طوفان نے املاک اور فصلوں کو سخت نقصان پہونچایا۔

——— ڈھاکہ سے ہر ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر ہڈسن سپرنٹنڈنٹ پولیس رو بصحت ہیں۔ آپ پر حملہ کے الزام میں کئی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

——— میرٹھ۔ ۳ر ستمبر۔ رائے بہادر پنڈت سیتارام سابق صدر یو۔ پی کونسل کے مقابلہ میں کانگریس والوں نے ایک موچی۔ ایک بھنگی اور ایک حجام کو کھڑا کیا ہے۔ کیا تماشہ ہے۔

——— ایک گرد ڈیتی اخبار نویس کو حکومت فرانس نے اپنی حدود سے نکال دیا ہے۔ کیونکہ دو سال ہوئے اس نے بحری عہد نامہ کے متعلق ایک خفیہ یادداشت حاصل کرکے اسے شایع کردیا تھا۔

——— امرتسر۔ ہر ستمبر۔ مقامی پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت نے گذشتہ شب جلیانوالہ باغ پر چھاپہ مارا۔ خیموں سے جو بھی چیز برآمد ہوئی۔ پولیس نے اپنے قبضہ میں کرلی۔ ڈسپنسری سے دوائیاں بھی لے لی گئیں۔ پولیس والوں کی تعداد تقریبًا پانچ سو تھی۔ ایک یوروپین پولیس افسر بھی موجود تھا۔ دستاویزوں کے دو صندوقوں پر قبضہ کرلیا گیا۔ پولیس نے مزدوروں کی مدد سے جو چھاپہ مارنے کے لئے کرائے پر لئے گئے تھے۔ باغ کی جھونپڑیاں مسمار کردیں۔ مزدوروں کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ رضاکاروں کے اکیس خیمے اور جنرل آفیسر کمانڈنگ وار کونسل ڈکٹیٹر۔ ہسپتال۔ مریضوں۔ طلبا کی جنگی کونسل۔ نوجوان بھارت سبھا اور پنجاب زمیندار سبھا کا ایک ایک خیمہ اکھاڑ دیا گیا۔ بعدازاں پولیس نے باغ کے باورچی خانے پر دھاوا بول دیا اور آٹے دال، گھی کے چند پیپوں اور دیگر سامان رسد پر قبضہ کرلیا۔

——— شملہ۔ ہر ستمبر۔ گول میز کانفرنس کے التواء کی افواہوں کی پُرزور تردید ہوگئی ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ کانگریس والے شریک ہوں۔ یا نہ ہوں۔ کانفرنس اسی تاریخ کو منعقد ہوگی۔ جس کا اعلان وائسرائے اپنی ۹ر جولائی کی تقریر میں کرچکے ہیں۔

——— یہ خبر مسرت سے سُنی جائیگی۔ کہ مولوی محمد یعقوب صاحب جو اسمبلی کے ڈپٹی پریزیڈنٹ اور آخر میں پریزیڈنٹ رہ چکے ہیں۔ اب کے بلا مقابلہ منتخب ہوگئے ہیں۔

——— کھلنا (بنگال) میں پولیس کی ایک جماعت پر مجمع نے حملہ کرکے متعدد پولیس والوں کو مجروح کردیا۔ اور منشیات کی ایک دوکان نذر آتش کردی۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

——— ریاست کوٹھاپور کی پولیس نے افسران بالادست کی اجازت کے بغیر ایک مجمع پر لاٹھیاں برسائیں۔ جس پر والئے ریاست نے بہت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ پولیس کا بیان ہے۔ کہ مجمع نے پہلے پتھر پھینکے تھے۔

——— شملہ۔ ہر ستمبر۔ برطانیہ کے حلیف اور مخالف ہمندوں کی گفت و شنید بے نتیجہ ثابت ہوئی ہے۔ ۳ر ستمبر کی شام کو لکازئی علاقہ میں دیکھ بھال کرنے والے ہوائی جہاز پر فائر ہوئے۔ اس نے بھی جوابی کارروائی کی۔ حارلاچی کے علاقہ میں غنیم نے دریائے کرم کے دونوں کنارے پر اپنے مورچوں کو بھاری کمک پہونچادی ہے۔ غنیم ملیشیا کی چوکی پر دھڑا دھڑ گولیاں برسا رہا ہے۔ سڑک پر گذرنے والی موٹر کاروں پر بھی فائر کئے جا رہے ہیں۔

——— شکاگو سے اطلاع آئی ہے۔ کہ ایک ہواباز ۲۸ ہزار فٹ کی بلندی پر پہونچ گیا۔ ابھی تک کسی نے اس قدر بلند پرواز نہیں کی تھی۔

——— قسطنطنیہ۔ ۳ر ستمبر۔ تیس اشخاص جن میں طلباء پروفیسر اور مزدور شامل ہیں۔ اشتراکیوں کی ایک سازش کے انکشاف کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ گرفتار شدہ اشخاص نے قوم کی مختلف جماعتوں کے درمیان شورش برپا کردی ہے۔

——— نیویارک سے ہر ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ علاقہ کوبہ میں ہولناک طوفان باد آیا۔ جس سے ۹ سو اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ نقصان مال کا اندازہ بہت زیادہ ہے۔

——— لندن کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ تجارتی طبقہ میں ایک سکیم مرتب کی جا رہی ہے۔ جس کا منشاء یہ ہے۔ کہ بمبئی کے بڑے بڑے کارخانوں کا لنکاشائر کاٹن کارپوریشن کے طریق پر الحاق کردیا جائے۔ تا وہ غیر ملکی کارخانوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوسکیں۔ اس سکیم میں کم از کم پچاس کارخانے شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

——— لندن کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ دنیا میں کرکٹ کا بہترین کھلاڑی مسٹر جیک ہابسن ماہ اکتوبر میں ہندوستان آ رہا ہے۔

——— پونا۔ ۵ر ستمبر۔ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے اعلان کیا ہے۔ کہ افسوس ہے۔ صلح کی گفت و شنید ختم ہوگئی۔ اور ہم اپنے مشن میں ناکام رہے۔

——— سکندر آباد میں کسٹم ڈیپارٹمنٹ کے ایک عرب جمعدار نے سپرنٹنڈنٹ کو اس کے دفتر میں گولی سے ہلاک کردیا۔ کیونکہ اس نے اس کی رخصت منظور نہ کی تھی۔

——— بمبئی سے ہر ستمبر کو اطلاع آئی ہے۔ کہ اسلام پور کے مزارعین کا رویہ چند ہفتوں سے حکومت کے خلاف معاندانہ ہے۔ اور ریاست کوٹھاپور کے چند آدمی ان کی مدد کررہے ہیں۔ یہ لوگ قریبًا پانچ سو کی تعداد میں آتشین اسلحہ سے مسلح ہوکر نواح ستارہ کی پہاڑیوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ اور چھاپہ مارنے کے منصوبے کر رہے ہیں۔ یہ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کوٹھاپور میں تمام سرکاری ادارات بند کردیئے گئے ہیں۔

——— لاہور میں ۵ر ستمبر کو پولیس نے ایک چودہ سالہ لڑکے کو جو ساتویں جماعت کا طالب علم ہے۔ گرفتار کیا۔ اس کے قبضہ سے ۴ تیار شدہ بم برآمد ہوئے۔

——— سردار بھگت سنگھ نے اپنے والد کی ہدایت پر دو ماہ کے بعد بھوک ہڑتال ترک کردی ہے۔

——— قریبًا تمام اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ مشہور و معروف انگریز مستشرق مسٹر فلبی نے جو انگلستان اور مشرق عربی میں زبردست اثر و نفوذ رکھتے ہیں۔ اسلام قبول کرلیا ہے۔

——— شملہ۔ ہر ستمبر۔ ایگزیکٹو کونسل میں سائمن رپورٹ پر ابھی تک بدستور بحث ہو رہی ہے۔ امید ہے۔ ۱۳ر ستمبر تک گورنمنٹ ہند کی سفارشات لندن بھیجدی جائینگی۔ نیز بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے ممبروں کی فہرست ابھی تک نامکمل ہے۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)